26192 ـ بہن نماز ادا نہیں کرتی اور معاملات بھی اچھے نہیں ہیں

سوال

میں اپنی چھوٹی بہن کا کیا کروں، وہ نماز ادا نہیں کرتی بلکہ ہمیشہ لڑکی جھگڑتی رہتی ہے، اور گھر میں سب ہی اس کے معاملات سے اکتا چکے ہیں، ہمیں مشورہ دیں کہ ہم کیا کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ہمارے ساتھ رابطہ کرنے پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری راہنمائی فرمائے اور ہمیں نفس کے شر سے محفوظ رکھے.

رہا آپ کی بہن کا حال تو اس دور میں اکثر نوجوانوں کی حالت یہی ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ان کو ہدایت نصیب فرمائے، اور ان کے متعلق ہم پر یہ واجب ہوتا ہے کہ:

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی سے ان کے لیے ہدایت کی دعا مانگنی چاہیے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی ہی دلوں کو پھیرنے والا ہے ہو سکتا ہے دل سے نکلی ہوئی دعا اس کی دنیا و آخرت کی سعادت کا باعث بن جائے.

دوم:

اس کے ساتھ معاملات کرتے وقت یہ نہ سوچا جائے کہ وہ ابھی چھوٹی ہے، یا پھر اسے ابھی مصلحت کا ادراک نہیں، آپ اس کے ساتھ اس طرح معاملات کرنا چھوڑ دیں ـ خاص کر جب انسان قریب البلوغت عمر میں ہو ـ تو انسان اپنے ارد گرد والوں سے چاہتا ہے کہ وہ اس کی اہمیت کو محسوس کریں اور وہ یہ بالکل نہیں چاہتا کہ لوگ اس کے ساتھ ایسا معاملہ کریں کہ وہ ابھی تك چھوٹا ہے.

سوم:

کوشش کریں کہ آپ کی بہن نیك و صالح لڑکیوں کے ساتھ رابطہ رکھے، اور اس کی ایسی سہیلیوں سے اسے دور رکھنے کی کوشش کریں جو نیك و صالح نہیں ہیں، حتی اگر اس کے لیے اس کا سکول تبدیل کرنے کی ضرورت پیش

آئے تو ایسا کرنے سے گریز نہ کریں.

لیکن یہ سب کچھ اس طرح کریں کہ اسے اس عمل کا احساس تك بھی نہ ہو اور وہ نہ جان سکے کہ ایسا اس کے لیے کیا گیا ہے؛ کیونکہ اگر اسے معلوم ہوگیا تو ہو سکتا ہے وہ عناد میں آ کر ایسا نے ہونے دے جس سے مشکلات اور بڑھ جائیں.

چہارم:

آپ کو چاہیے کہ اس میں آپ کی نظر اور سوچ اسے تنگ کرنے کی نہ ہو، بلکہ وہ جو اچھے کام کرتی ہے اس پر خوشی کا اظہار کریں، اور اگر کوئی اچھا کام کرے تو اسے تحفہ اور گفت بھی دیں.

پنجم:

آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ اسے سکول کے کسی ایسے شخص کے ذریعہ نصیحت کریں جسے وہ پسند کرتی ہے مثلا اس کی استانی یا پھر اس کی سہیلی یا کوئی اور.

ششم:

اس تك کوئی کتاب یا کیسٹ پہنچانے کی کوشش کریں جس میں وعظ و نصیحت ہو، لیکن اسے خود نہ دیں بلکہ کسی اور طریقہ سے مثلا اس کے قریب رکھ دیں، یا پھر جب وہ گاڑی میں ہو تو اسے کیسٹ سنائیں.

رہا مسئلہ کہ وہ نماز ادا نہیں کرتی تو یہ انتہائی خطرنا چیز ہے، کیونکہ دین اسلام میں نماز تو اس ستون کی مانند ہے جس پر عمارت قائم ہوتی ہے.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہمارے اور ان (کافروں) کے مابین حد فاصل اور عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز چھوڑی اس نے کفر کیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2621) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترمذی حدیث نمبر (2113) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك روایت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بندے اور شرك و کفر کے مابین نماز ترك کرنا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (82).

آپ پر واجب ہے کہ اسے وعظ و نصیحت کریں، اور اسے دین کی طرف راغب کریں، تا کہ ترغیب اور ترہیب نرمی و سختی دونوں جمع کر سکیں، اور اگر معاملہ بعض اوقات سختی و شدت کا محتاج ہو تو شدت و سختی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز ادا کرنے کا حکم دو، اور جب دس برس کے ہوں تو انہیں (نماز ادا نہ کرنے پر) مارو، اور ان کے بستر علیحدہ کر دو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (495) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (466) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ سختی و شدت اس کی مصلحت کے لیے ہے.

شاعر کہتا ہے:

سخت ہوا تا کہ لوگ اس سے ڈر جائیں، اور جو کوئی بھی نرمی اور رحم کرتا ہے اسے بعض اوقات ان پر سختی بھی کرنی چاہیے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .